

اُمتِ مسلمہ کی عالمی قیادت کے لیے چند بنیادی انتظامات

(۹) حلال و پاکیزہ چیزوں کے کھانے کا حکم

اللہ کی ہدایت میں غذا کی بڑی اہمیت ہے۔ اسی بنا پر توحید و شرک کے بعد اس کا ذکر ہے۔ غذا جس قدر حلال و پاکیزہ ہوتی ہے اسی قدر انسان کے گوشت و خون اور اس کے فکرو عمل میں صفائی و سقوائی پیدا ہوتی ہے اور جس قدر غذا حرام و گندمی ہوتی ہے اسی قدر انسان میں کدورت و خرابی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن و حدیث میں مختلف انداز سے حلال و پاکیزہ غذا کی طرف رغبت دلائی گئی ہے اور حرام و گندمی غذا سے نفرت دلائی گئی ہے۔ چنانچہ نیچے کی آیتوں میں گوشت و خون اور فکرو عمل ہر ایک میں خرابی و کد و رت لہریت کر جانے کا ذکر ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا
خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ إِنَّمَا
يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَإِنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا
تَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا
بَلْ نَتَّبِعُ مَا الْفَنَاءُ عَلَيْهِ الْأَبَاؤُنَا وَلَوْ كَانَ آيَاؤُهُمْ
لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا
كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً
صُ ۖ بِكُمْ عُمْرٌ ۖ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ (البقرة ۱۶۷-۱۷۱)

اے لوگو! زمین میں جو حلال و پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں ہر قسم کی برائی اور بے حیائی کا حکم دیکھا اور اللہ کے ذمہ ایسی باتیں لگانے کو کہہ گیا جس کا تمہیں علم

نہیں لیے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس حکم کی پیروی کرو جو اللہ نے تمہارے لیے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اس بات کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ سمجھے نہ ہوں اور اگرچہ وہ سیدھی راہ پر نہ ہوں! بلکہ ان کا فروں کی حالت بالکل اُن جانوروں جیسی ہے جن کو چرواہا پکارتا ہے اور وہ آواز و پکار کے علاوہ کچھ نہیں سنتے ہیں۔ وہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں کچھ نہیں سمجھتے ہیں۔

لے یہ بات تمام انسانوں سے کہی جا رہی ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ خود اور اس کی نسل صفائی ہو، جبکہ حرام و گندی غذا سے نہ صرف کھانے والے پر اس کا اثر پڑتا ہے بلکہ اس کی

حلال و پاکیزہ وہ چیزیں ہیں جن کو اللہ نے حلال کیا ہوا اور جائز طریقہ سے وہ حاصل بھی کی گئی ہوں۔ شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے، وہ کھانے پینے کی چیزوں میں ہزار طرح سے مداخلت کر دیتا ہے، بہت سی حرام چیزوں کو حلال اور حلال کو حرام بنا دیتا ہے۔ اسی طرح حلال کو ناجائز طریقہ سے حاصل کر کے اس کو گندی کر دیتا ہے اور انسان شیطان کی چال بازیوں سے واقف نہیں ہو پاتا ہے۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان شیطان کی چال بازیوں کو اللہ کی طرف سے سمجھ کر ان کو مقدس اور پاک جاننے لگتا ہے۔

حرام و گندی چیزوں کو استعمال کرنے کے نقصانات چونکہ صرف اخلاقی و روحانی نہیں ہوتے ہیں، بلکہ جسمانی و مادی بھی ہوتے ہیں، اسی طرح یہ نقصانات صرف استعمال کرنے والے کی ذات تک نہیں رہتے ہیں بلکہ اس کی آل و اولاد و نسل تک میں سرایت کرتے ہیں، اس بنا پر شیطان کی توجہ حرام کو حلال بنانے اور گندی کو پاکیزہ دکھانے میں زیادہ صرف ہوتی ہے اور غالباً قرآن مجید میں ”سُوءُ اور فحشاء“ کے دو لفظ اسی لیے لاتے گئے ہیں تاکہ یہ دونوں ہر قسم کے نقصان کو سمیٹ لیں۔ قرآن میں لفظ ”سُوءُ“ کا استعمال جس طرح اخلاقی و روحانی بیماری کے لیے ہوا ہے اسی طرح جسمانی بیماری و مادی نقصان کے لیے بھی ہوا ہے، جبکہ ”فحشاء“ کا استعمال بڑی بڑی اخلاقی و روحانی بیماریوں کے لیے ہوا ہے۔ یہ دونوں لفظ حرام و گندی چیزوں کے استعمال کرنے کے

نقصانات بیان کرنے میں نہایت جامع ہیں۔ انسان کا حرام و گندمی غذا پر لگنا ہی شیطان کی برائیوں اور بیجائیوں کی طرف دعوت قبول کرنا اور اپنے نقصان پر آمادہ ہونا ہے، خواہ یہ نقصان جسمانی و روحانی ہو یا اخلاقی و مادی ہو۔ یہ نقصان عام لوگوں کو اگرچہ نظر نہیں آتا ہے لیکن ان کی نظر سے دور نہیں ہے جو حرام اور گندمی غذا سے پیٹے ہوئے گوشت و خون کی ریسرچ و تحقیق کرتے ہیں اور ان کو کھانے والے کی ذات ہی میں نہیں بلکہ اس کی آل و اولاد اور نسل تک میں نقصان دکھائی دیتے ہیں۔

۲۔ شیطان کبھی تو دل میں باڈال کر براہ راست گمراہ کرتا ہے اور کبھی گمراہی و غلط کام پر لگانے کے لیے باپ و دادا کو استعمال کرتا ہے یعنی اللہ کے حکم کے مقابلہ میں خاندانی رسم و رواج اور شرک و بدعت کی باتوں کی پیروی کرتا ہے اور سب سے بڑی سند یہ ہوتی ہے کہ خاندان میں یہی ہوتا آیا ہے، باپ و دادا یہی کرتے آئے ہیں، اگر ساری غلط گمراہی کی ہوتی تو یہ لوگ کیوں کرتے؟ قرآن نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اگرچہ باپ و دادا سمجھ بوجھ نہ رکھتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت و رہنمائی ان کے سامنے نہ ہو جب بھی یہ لوگ ان کی پیروی کریں گے؟ یعنی کسی کی پیروی کے لیے دو باتوں کی ضرورت ہے (۱) سمجھ بوجھ اور (۲) ہدایت و رہنمائی۔ اگر دونوں باتیں نہیں ہیں تو پھر کس بنیاد پر انکی پیروی کی جائے گی؟

یہ عجیب بات ہے کہ دین کی باتوں ہی میں باپ و دادا کی پیروی کی جاتی ہے، دنیا کی باتوں میں نہیں! جس عقل سے دنیاوی معاملات میں کام لیا جاتا ہے دین کی باتوں میں وہ عقل استعمال نہیں ہوتی ہے۔ ایسا بہت دیکھا جاتا ہے کہ ایک شخص دنیا کے کاموں میں بہت ہوشیار ہوتا ہے لیکن دین کے کاموں میں عقل کا استعمال گناہ سمجھتا اور بغیر سمجھ بوجھ پھیلوں کی نقل کرتا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں ہر ایک کی پیروی کیسے درست ہو سکتی ہے؟ پیروی اُسی کی درست ہوگی جس کے پاس سمجھ بوجھ بھی ہو اور ہدایت و رہنمائی بھی ہو۔ اگر دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو تو وہ اس قابل نہ ہو گا کہ اس کی پیروی کی جائے۔

۳۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو سمجھ بوجھ اور ہدایت و رہنمائی دونوں سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ گراؤ و پستی کی ایک حالت یہ بھی ہے جس میں حق بات سننے، سمجھنے اور قبول کرنے کی ساری صلاحیتیں بیکار ہوتی ہیں۔ پھر بھی شیطان ایسے لوگوں کی پیروی کی طرف بلاتا ہے اور ان کے کام اور بات کو سند کا

درجہ دیتا ہے۔ اس مثال سے جس طرح گراؤٹ و پستی کی انتہا ظاہر ہوتی ہے اسی طرح گمراہ کرنے میں شیطان کی انتہائی ذلت و کمینگی ظاہر ہوتی ہے۔

(۱۰) اہل ایمان کو خاص طور سے حکم

وہی بات جو اوپر تمام انسانوں سے کہی گئی تھی کہ حرام و گندمی غذا سے پرہیز کریں، اب خاص طور سے اہل ایمان سے کہی جا رہی ہے۔ اس وجہ سے کہ اہل ایمان اس نقصان میں تو تمام انسانوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن ان کے لیے ایک اور نقصان بھی ہے اور وہ یہ کہ حرام و گندمی غذا سے وہ رشتہ اپنا اثر کھودیتا ہے جو ایمان کے ذریعہ اللہ اور بندہ کے درمیان قائم ہوتا ہے۔ جیسا کہ ان دو روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ سے تعلق جوڑنے اور اس کو برقرار رکھنے میں حلال و پاکیزہ غذا کو اس قدر اہمیت حاصل ہے!

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت دور دراز کے سفر پر ہے، پریشان حال اور غبار آلود ہے، (جس کی حالت سے انتہائی بے کسی و بے بسی ظاہر ہوتی ہے)۔ ایسی حالت میں وہ دعا کرتا ہے لیکن اس کا کھانا پینا اور لباس سب حرام کا ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟

(۲) سعد بن ابی وقاص نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ آپ اللہ سے دعا فرمادیں کہ میری دعا قبول ہونے لے۔ جواب میں آپ نے فرمایا کہ حلال و پاکیزہ غذا کی پابندی کرو، خود بخود دعا قبول ہونے لگے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقَكُم
وَأَشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (البقرة: ۱۶۲)
اے ایمان والو۔ جو ہم نے تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ اور تم اللہ ہی کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو تو یہ

اے اہل ایمان کی بڑی کمزوری یہ ہے کہ جب ان کے ایمان میں مضبوطی نہیں رہتی تو عبادت اللہ کی کرتے ہیں لیکن جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے عطا کی ہیں انکھ لیے لیں اور بزرگوں یا دوسرے بھروسے پر ان کے ایسے شکر گزار

بغٹے ہیں جیسے یہ چیزیں انہوں ہی نے دی ہوں۔ آیت میں اسی کمزوری کی اصلاح ہے کہ عبادت کے لائق وہی بتولے ہے جو سب کچھ دیتا ہے۔ عبادت کسی کی اور شکر گزار کسی اور کی، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایمان دل میں مضبوط نہیں ہے، جس کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱۱) حرام کے بارے میں گمراہ قوموں کا دردناک رُتہ اور ان کا انجام

جو قومیں گمراہ ہوتی ہیں یا ذلیل و پست ہو جاتی ہیں حرام چیزوں کے بارے میں انکار و نہایت دردناک ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ جن چیزوں کے حرام ہونے میں اللہ کی شریعت اور کتاب نے کبھی اختلاف نہیں کیا ان تک کی حرمت کو چھپا لیتی ہیں اور اپنی خواہش و مرضی کے مطابق حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا لیتی ہیں۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا
لَهُلْ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ۖ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ
فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ
يَكْفُرُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا
قَلِيلًا ۚ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا
يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ بِالْهَدْيِ وَالْعَذَابِ
بِالْمَعْفُورِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۚ ذَٰلِكَ بَأْسُ اللَّهِ
فِي الْكِتَابِ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي
شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ (البقرة ۱۷۳ - ۱۷۶)

اللہ نے تو صرف یہ چیزیں تمہارے اوپر حرام کی ہیں۔ مروان خون اور سور کا گوشت ہے اور وہ چیزیں بھی حرام کی ہیں جو اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نامزد کی گئی ہوں مگر البتہ جو شخص لاچار ہو جائے تو اس کو ان حرام چیزوں کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں ہے، اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ سرکشی کرنے والا اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو۔ بیشک جو لوگ اللہ کی آمار ہی ہوئی کتاب میں سے چھپا

لیتے ہیں اور اس کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں یہ لوگ اپنے پیٹوں میں صرف لگ بھڑ رہتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ بات کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اختیار کی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کس قدر زیادہ صبر کرنے والے ہیں؟ یہ اس وجہ سے کہ اللہ نے سچائی کے ساتھ کتاب اتاری اور بیشک جنہوں نے کتاب میں اختلاف کیا تو وہ ضد میں بہت دور جا پڑے تھے

اسے یہاں نہ حرام چیزوں کو گناہ مقصود ہے اور نہ انکی تفصیل بیان کرنا مقصود ہے چند حرام چیزیں بنا کر یہ دکھانا ہے کہ گمراہ اور پست تو ہیں کھانے پینے کی چیزوں میں بھی یہاں تک آزاد ہو جاتی ہیں کہ جن چیزوں کے حرام ہونے میں کسی شریعت اور کتاب نے اختلاف نہیں کیا ان کے حرام ہونے کو بھی ان کے علماء و پیشوا اچھا لیتے ہیں اور ان کو بھی حلال بنا لیتے ہیں اس طرح کتاب و شریعت کھنسنے کو توباقی رہتی ہے لیکن اس پر عمل درآمد سے بچنے کے لیے ہزار قسم کی تدبیریں نکال لی جاتی ہیں اور حیلے بہانے تلاش کر لیے جاتے ہیں۔

مثلاً کسی بزرگ، پیغمبر، ولی یا بیٹ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کر دیا جائے یعنی انکی نزدیکی حاصل کرنے اور انکو راضی و خوش کرنے کے لیے جانور کو یا کسی اور چیز کو انکی نذر کر دیا جائے وہ بھی شریعت میں حرام ہے اگرچہ جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے اس سے اس کے حرام ہونے میں کوئی فرق نہ پڑے گا۔

مثلاً لاجار و مجبور کو جان بچانے کے لیے حرام چیزوں کو کھانے کی اجازت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ واقعی اس کی جان جارہی ہو کسی قسم کی بناوٹ اور شرارت نہ ہو پھر اسی مقدار میں کھائے جس مقدار سے جان بچ جائے اس سے زیادہ نہ کھائے۔

مثلاً دین بچنے کے بدلے میں جو دنیا آتی ہے وہ نقصان کے لحاظ سے گویا آگ ہے جو پیٹ میں جا رہی ہے اور سچائی کو قبول کرنے کی قوتوں اور صلاحیتوں کو جلا رہی ہے ایسا شخص اللہ کی تمام عنایتوں اور مہربانیوں سے محروم ہو جاتا ہے جو اللہ کے عام و خاص بندوں کے ساتھ ہوتی ہیں یہ سب کچھ اللہ کی سچی کتاب میں اختلاف کرنے اور اس پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی وجہ سے ہے۔